بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیت خان نے یہ ناول (نمازِ قلب) صرف اور صرف نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (نمازِ قلب) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

New Era Magazine

"آئی ایم سوری تمھیں انتظار کرنا پڑا دراصل ٹائر پنکچر ہو گیا تھا" ایشال ھاد کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی-

"کوئی بات نہیں میں نے خود کو کاشان کی جگہ پر رکھ کے انتظار کیا تھا" بے نیازی اور بے دیہانی سے کہے گئے اس فقرے نے ایشال کو چونکنے پر مجبور کر دیا -جبکہ ھاد نے اسکے تاثرات کا نوٹس نہیں لیا تھا-اور نا ہی اس نے دیہان دیا تھا کہ اس نے کہا کیا تھا-

"آرڈر دیں" ھاد نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا-

ایشال نے اپنا سر ہاں میں ہلایا -

وہ دونوں خاموشی سے لنچ کرنے لگے تھے-لنچ کے بعد ھاد اسے فاطمہ جناح پارک لے گیا-

وہ دونوں پگ ڈنڈوں ہی ایک دوسرے کے قدموں سے قدم ملاتے چل رہے تھے-

"ھاد تم بلیک یا وائٹ رنگ کیوں نہیں پہنتے" ایشال کے اس عجیب سے سوال پر ھاد نے اپنی نگاہیں اس پہ مرکوز کی-

"ویسے ہی!" ھاد نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا-

"پہنا کرو،تم پہ بہت اچھے لگیں گے وہ رنگ" مسکراتے ہوئے اس نے کہا-

"اچھا تمہارے فیورٹ ہیں کیا" ھاد نے اس سے استفسار کیا-

"ہاں.... مجھے یہ دونوں رنگ بہت بہت پسند ہیں- میں تو سوچتی ہوں کہ بقایا رنگ دنیا میں ہے ہی کیوں..... یہ دونوں رنگ اتنے حسین ہیں کہ دنیا حد سے زیادہ خوبصورت لگتی سیاہ اور سفید میں "ایشال چہکتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ ایک دوسرے میں پیوست کرتے بولی-

"تم وہ پہلی لڑکی ہو جو دنیا کو بلیک اینڈ وائٹ دیکھنا چاہتی ہے- ورنہ عام طور پہ لڑکیاں رنگوں کی دیوانی ہوتی ہیں" ھادنے کسی ماہر کی طرح تبصرہ کیا-

ایشال اسکے اس تبصرے پر مسکرادی-

"تم اتنے برے نہیں ہو" ھادنے اسے کہتے سنا-

"برے کی جگہ arrogant لگادو" ھادنے اسے مشورہ دیا- ایشال کھلکھلا کر ہنس دی-

"تم وہ واحد انسان ہو جسکی psychi جاننے کی میں نے کبھی کوشش نہیں کی" ایک نہایت ایماندارانہ confession ایشال کی طرف سے کی گئی تھی-

"اور تم وہ واحد لڑکی ہو جو ہمیشہ میرے بارے میں غلط اندازے لگاتی آئی ہو-" ھادنے جوابی وار کیا-

"ہاں تو قدر کرو میری" ....

New Era Magazine

"غلط اندازے لگانے پر, مجھے برا بھلا کہنے پر یا پھر میرے راز رکھنے پر ؟" ھادی نے اسکی طرف گہری نظروں سے دیکھتے پوچھا-

"آخری والا آپشن میرے خیال میں زیادہ بہتر ہے" ایشال بھنویں اچکاتے ہوئے اپنے دانتوں کے درمیان انگلی رکھتے ہوئے بولی-

ھادا اسے دیکھ کر ہنس دیا تھا-

ایشال نے اسکی طرف دیکھا جواب سامنے برگد کے پیر کو دیکھ رہا تھا-

ایشال پہلی مرتبہ گہرائی سے اسکے چہرے کا جائزہ لینے لگی- کشادہ پیشانی, گہری سیاہ آنکھیں, مغرور ستواں ناک, سفید چمکتی رنگت .... ! بلاشبہ وہ کسی بھی لڑکی کا کرش ہو سکتا تھا- یا پر کسی بھی لڑکی کی دھڑکن کم از کم ایک بار تو اسے دیکھ کر مس ہوتی ہو گی- ایشال کی بھی ہوئی تھی- اس سے پہلے وہ کبھی اتنا ہینڈسم اور اٹریکٹیو نہیں لگا تھا جتنا آج ایشال کو لگ رہا تھا- ایشال بے اختیار سانس لے کر رہ گئی تھی-

وہ شام پانچ بجے کے قریب گھر واپس پہنچ چکی تھی- گھر والوں کے ساتھ کھانا کھانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں چلے گئی تھی -

ارادہ تو اسکا جلدی سونے کا تھا مگر تھکاوٹ کے باوجود وہ سو نہیں پائی تھی-

وہ نا جانے کتنے ہی لمحات ھاد کو سوچتی رہی تھی-ھاد کا اسکے ساتھ جب جب سامنا ہوا, انہوں نے کیا کیا بات کی, ایشال ایک ایک چیز کو اپنے دماغ میں بٹھا رہی تھی-وہ اپنے دماغ میں یادوں کی ڈائری بنا رہی تھی-اس ڈائری میں صرف ھاد اور اسکی یادیں مقید تھی-

کوئی امید بر نہیں آتی
کوئی سورت نظر نہیں آتی
موت تو اک دن موعین ہے
نیند رات بھر کیوں نہیں آتی
پہلے آتی تھی حال دل پہ ہنسی
اب کسی بات پہ نہیں آتی
(غالب)

وہ لاشعوری طور پر ھاد کا کاشان سے موازنہ کر رہی تھی-کاشان ھاد نہیں تھا, وہ ھاد نہیں ہو سکتا تھا -

New Era Magazine

کاشان ھاد سے بہتر ہو سکتا تھا, وہ ھاد سے برا ہو سکتا تھا مگر وہ ھاد نہیں ہو سکتا تھا, وہ اسکے جیسا نہیں ہو سکتا تھا- وہ اس سے اونچا ہو سکتا تھا, وہ اس سے نیچے ہو سکتا تھا مگر وہ اسکے مقابل نہیں آ سکتا تھا -

ھاد بے شک کاشان سے زیادہ ہینڈسم تھا مگر وہ چیز اسکی ظاہری خوبصورتی نہیں تھی جو ایشال کے دل کو چھو رہی تھی -وہ کیا چیز تھی جو ایشال کو اسکی طرف کھینچ رہی تھی, یہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی -

چاند بادلوں میں چھپا مسکرا رہا تھا, وہ جان چکا تھا کہ آج کوئی یادوں کی چھائوں میں سو نہیں پائے گا-

☆☆☆☆☆

پیپرز شروع ہو گئے تھے- یونیورسٹی سے آف تھا, ایشال نے کچھ نوٹس لینے تھے-
ویسے تو وہ نوٹس وہ ندا سے بھی لے سکتی تھی مگر وہ ھاد سے ملنا چاہتی تھی, اور اپنے اس

احساس کو اس نے ھاد سے ہمدردی کا نام دیا تھا- اسنے ھاد کو فون کیا, ھاد نے اسے اپنے گھر پر آنے کا کہا تھا-

اور ایشال اس وقت تیار ہو کر وہاں ہی جا رہی تھی- جب اسے کاشان نیچے لائونج میں بیٹھا ملا-

"تم یہاں!" حیرت سے منہ کھولتے اس نے پوچھا-

"ہاں, تم نے تو نہ ملنے کی قسم کھائی ہے- سوچا تمہارے گھر پر آ کر ہی تم سے مل لوں "کاشان نے مسکراتے ہوئے اسے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا-

"نہیں میں کچھ بزی ہوں, پیپرز ہو رہے ہیں میرے اس لیے تمہارے ساتھ ابھی ٹائم سپینڈ نہیں کر سکتی" ایشال نے اسے دو ٹوک انکار کر دیا-

"ہاں پیپرز ہو رہے ہیں مگر بھائی اس سے یہ تو پوچھیں کہ یہ اب کہاں جا رہی ہے, اب اسکے پیپرز نہیں ہو رہے" احمد کی آواز پر کاشان اور ایشال دونوں نے ہی چونک کر اسکی طرف دیکھا -اسے دیکھتے ہی ایشال کے ماتھے پر بل پڑے-

"ہاں.... بات تو تیری صحیح ہے چھوٹے استاد, بتائو ایشال؟" کاشان نے اسے چھوڑتے ہوئے مسکراہٹ دبائے ایشال سے پوچھا-

"ایک تو یہ مصیبت کی پڑیا میرے سر پہ ہی گرتی ہے- ویسے آپ دونوں کی اطلاع کے

لیے عرض ہے کہ میں اپنی دوست سے کچھ نوٹس لینے جا رہی ہوں, اگر اب آپ کو تسلی ہو گئی ہو تو میں چلتی ہوں" ایشال اتنا کہتے باہر کی طرف بڑھ گئی-

"کیوں شور ڈالا ہے بھئی....."کاشان اور احمد کے قہقہوں کی آواز سے آمنہ بیگم اپنے کمرے سے باہر آئی اور سامنے بیٹھے کاشان کو دیکھ کر چونکیں-

"ارے بیٹا تم, بتا تو دیتے مجھے تو علم ہی نہیں ہوا اور یہ ایشال کہاں ہے, احمد بلائو اسے" آمنہ بیگم نے احمد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور خود کاشان کے پاس آ کے بیٹھ گئی-

"آنٹی وہ تو ابھی ابھی اپنی دوست کی طرف گئی ہے.... مجھسے مل کر گئی ہے" کاشان نے مسکراتے ہوئے انہیں بتایا-

آمنہ بیگم کا ماتھا ٹھنکا-

"کیا....وہ تمہیں چھوڑ کر اپنی دوست کی طرف چلی گئی-اس لڑکی کی تو میں کلاس لیتی ہوں نا" آمنہ بیگم کو اسکا کاشان کو چھوڑ کر جانا بہت برا لگا تھا-

"ارے نہیں آنٹی, کرنے دیں اسے پڑھائی بعد میں اسکا الزام بھی کہیں میرے اوپر نا آجائے" کاشان شرارت سے مسکراتے ہوئے بولا تو آمنہ بیگم نے بھی قہقہہ لگایا-

"اچھا بتائو گھر والے کیسے ہیں.... تمہاری ماما نے کہا تھا چکر لگائیں گی ابھی تک نہیں لگایا انہوں نے" اب آمنہ بیگم کاشان کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی تھیں-

☆☆☆☆☆

"ھادیہ تو ہمیں پروفیسر نے پڑھایا ہی نہیں" ایشال ہاتھ میں نوٹس تھامے پین اپنے دانتوں میں دبائے بولی-

وہ اس وقت ھاد کے کمرے میں بیٹھی تھی-ھاد کتابیں اور نوٹس اپنے سامنے بکھیڑے بیڈ پر بیٹھا تھا جبکہ ایشال بیڈ کی بائیں جانب دیوار کے ساتھ پڑے دیوان پر بیٹھی تھی-

ھاد نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا جو حیرانی سے آنکھیں پھیلائے نوٹس کو گھوڑ رہی تھی-

وہ مسکرا دیا-

"جب یونی میں لیکچرز لینے کے بجائے کاشان کے ساتھ گھوموگی تو پھر ایسا ہی لگے گا کہ پروفیسر نے کچھ پڑھایا ہی نہیں-" ھاد نے ابرو اچکاتے اس سے کہا-

ایشال نے اسکی طرف دیکھا-

"تمھیں کیا مسئلہ ہے, ہر بات میں کاشان کو کیوں لے آتے ہو-" ایشال خفا ہوتے ہوئے بولی-

"میں نے تو تمہیں حقیقت سے آگاہ کیا ہے-"ھاد کندھے اچکاتے ہوئے بے نیازی سے بولا-

"ویٹ!! کہیں تم اس سے جیلس تو نہیں ہوتے"ایشال نے سنجیدگی سے اسکی طرف دیکھا-

"میں کیوں جلیس ہونگا اس سے"نوٹس ادھر ادھر پھیلاتے اسنے بے نیازی سے کہا-

"کیونکہ وہ میرا منگیتر ہے"ایشال مسکراتے ہوئے معنی خیزی سے اسے دیکھتے بولی-

ھاد نے سر اٹھا کر دوبارہ اسکی طرف دیکھا-

"ہاں جیلس تو ہوں"

ایشال کے چہرے پر ایک مخصوص چمک آئی-اور آنکھوں کا حجم بڑھ گیا-

"آخر کیسے وہ تمہیں ڈیل کرتا ہوگا, مطلب میں تو کبھی بھی نہیں کر سکتا-اگر تمہاری میری منگنی ہوئی ہوتی تو بلیو می کب کی ٹوٹ چکی ہوتی-"وہ بظاہر سنجیدگی سے بولا مگر اسکی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی-ایشال کی آنکھیں سکڑ گئیں -

"shut up!"

منہ بناتے ہوئے ایشال نے کہا اور واپس اپنی نظریں نوٹس پر گھاڑ دیں-

"تمہیں بھوک لگی ہے؟"ھاد نے کافی دیر بعد اس سے سوال پوچھا-

ایشال نے اسکی طرف دیکھا اور اس سے پہلے کہ وہ اسے کوئی جواب دیتی, ھاد خود ہی کھڑا ہو گیا-

"چلو نیچے چل کے پہلے کچھ کھا لیتے ہیں, بھوک کی وجہ سے کنسنٹریٹ نہیں ہو پا رہا-

"ھاد فیصلہ کن انداز میں کہتے ہوئے کمرے کا دروازہ کھول کے باہر نکل گیا اور ایشال بھی کندھے اچکاتی اسکے پیچھے چل دی- وہ لوگ تقریبا دو گھنٹے سے کمبائن سٹڈی کر رہے تھے اور ایشال کو بھی ہلکی پھلکی بھوک محسوس ہوئی تھی- نیچے پہنچ کر ھاد نے ملازمہ کو کچھ ہدایات دیں اور پھر باہر لائونج میں آ گیا جہاں پہلے ہی رقیہ بیگم اور ایشال موجود تھے-

وہ دونوں مسکرا کر باتیں کر رہی تھی جبکہ ھاد نے ٹی وی کا ریموٹ پکڑ کے ٹی وی آن کر دیا-

تبھی لائونج کا داخلی دروازہ کھلا اور قادر سیال کسی لڑکی کے کندھے پر بازو پھیلائے داخل ہوئے -

ھاد نے ٹی وی بند کر دیا- اور رقیہ بیگم پھٹی پھٹی آنکھوں سے انہیں دیکھنے لگی-

ایشال نے ان کے ساتھ موجود لڑکی کا جائزہ لیا, جو نہایت فحش قسم کا لباس پہنے ہوئے تھی- ہونٹوں پہ مہرون لپسٹک لگائے وہ شراب کے نشے میں دھت تھی -

ایشال اس پر زیادہ دیر تک نظریں نہیں جما سکی تھی-اسکی برہنہ ٹانگیں دیکھ کر ایشال کا دل کیا کہ وہ خود کہیں چھپ جائے-

قادر سیال مسکراتے ہوئے اندر جا رہے تھے جب ان کی نظر سامنے بیٹھے نفوس پر پڑی-

ھاد نے ضبط سے دانت پیسے -

"یہ سب کیا ہے پاپا" ھاد نے سخت لہجے میں ان کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا-

"کیا...." قادر سیال نے حیران ہوتے ہوئے الٹا اس سے سوال پوچھا-

"یہاں اس گھر میں آپ کی فیملی رہتی ہے, یہ کوئی نائٹ کلب نہیں ہے جہاں آپ اس طرح کے واحیات قسم کے چونچلے کریں-لے کر جائیں اسے یہاں سے اور کسی ہوٹل کا کمرہ بک کروائیں" ھاد نخوت سے اس لڑکی پر ایک نظر ڈالتا بولا -

"یہ میرا گھر ہے, یہاں میں جب چاہوں جو چاہوں کروں.... تم یا تمہاری دو ٹکے کی ماں مجھے کسی بھی طرح کا مشورہ دینے سے گریز کرو-" وہ ھاد کی آنکھوں کے سامنے انگلی کھڑی کرتے بولے-

"میں آپ سے بحث کر کے اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا, لے جائیں اسے یہاں سے ..... یہاں کے لوگوں میں شرم و حیا پائی جاتی ہے آپ کی طرح بے غیرتی کے

بازار میں اپنی شرم بیچ کر نہیں آئے ہم "اب کی بار ھاد کے لہجے میں تلخی کا عنصر نمایاں تھا-

ایشال نے خوف سے آنکھیں ھاد پر جمائیں-وہ جانتی تھی کہ وہ ضبط کی آخری لکیر پار کرنے والا تھا-اسکی بازووں کی رگیں پھول کر واضح ہو رہی تھی - کن پٹی اور گردن پر بھی نیلے دھاگوں کا جال نمایاں ہو رہا تھا-

"اچھا"....

ہنستے ہوئے قادر نے ایک نظر ایشال کو دیکھا جو تذبذب سی کھڑی سارا تماشہ دیکھ رہی تھی-

"تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے" قادر سیال معنی خیزی سے اسکی طرف دیکھتے بولے-

ھاد نے آنکھیں سکیڑ کر انکی طرف دیکھا, شاید وہ انکا context سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا-

"تم بھی تو دن دہارے اپنی گرل فرینڈ کو گھر لائے ہو" انہوں نے ایشال کی طرف دیکھتے ہوئے تلخی سے کہا-

ھاد کا تو دماغ ہی گھوم گیا تھا-

"Mind your language!"

ھاد خونخوار نگاہیں ان پہ گاڑھے بولا-

"کیوں !.....تم ماں بیٹے اپنے مزے پورے کرو اور میری مرتبہ حیا کا اتنا لمبا لیکچر سنا ڈالتے ہو, میں اسے بیڈروم میں لے کر جاتا ہوں اور تم اسے لے جائو...ڈیٹس..."

اس سے پہلے کے قادر اپنی بات پوری کرتے ھاد نے اپنا دایاں ہاتھ ان کے منہ پہ دے مارا-

رقیہ بیگم بے یقینی سے اپنے لبوں پہ ہاتھ رکھے اپنے بیٹے کو دیکھنے لگی-

"بکواس بند کریں آپ....میں آپکی اولاد ضرور ہوں مگر آپ جتنا کمینہ نہیں ہوں-"

ھاد گلہ پھاڑتے ہوئے چلایا-

"How dare you slapped me??"

قادر سیال بپھرتے ہوئے بولے-

"How dare you talked to me like that?"

قادر سیال اسکی طرف بڑھتے ہوئے اسکے منہ پہ یکے بعد دیگرے کئی تھپڑ مارتے بولے-

ایشال لرزتے قدموں سے اسکی طرف بڑھی-

ھاد خود کا دفاع کرتے ہوئے انکو خود سے دور دھکیلنے کی کوشش کر رہا تھا-

ایشال قادر سیال کو ان سے دور کرنے لگی-

"انکل پلیز.....مت ماریں اسے "ایشال ان کی تمام تلخ باتوں کو بھلاتے ہوئے بولی-

اسے ھاد کو ایسے دیکھ کر تکلیف ہو رہی تھی -

"پیچھے ہٹو,اب تو میں اسے مار ہی ڈالوں گا اسکی ہمت کیسے ہوئی "وہ ایشال کو دھکا دیتے ہوئے بولے -

ایشال اس اچانک افتاد سے خود کو سنبھال نا سکی اور زمین پر اوندھے منہ جا گری اسکا سر سنٹر ٹیبل کے کونے سے ٹکرایا,وہاں پر سرخی پھیل گئی تھی-ایشال کو تکلیف تو ہوئی تھی مگر وہ واپس ھاد کی طرف مڑی-اسے اس وقت صرف ھاد کا خیال تھا اپنا نہیں-

ھاد بپھڑے شیر کی طرح اب پر جھپٹا -

"آپکی ہمت کیسے ہوئی.....ہاں " !!

"خدا کے لیے بس کرو تم دونوں ! میں مر جائو نگی "رقیہ بیگم باپ بیٹے کو ایک دوسرے سے الگ کرتے بولی-

ھاد کے ناک سے خون بہہ رہا تھا- قادر سیال نے اس پر مکوں کی بارش کر دی تھی-

"ھاد تم پاگل ہو گئے ہو چھوڑو انہیں "ایشال اسکے سامنے آ کے چیختی ہوئی بولی-

"تم اسے اوپر لے جائو "رقیہ بیگم نے اسے کہا اور ایشال ان کے حکم پہ عمل درآمد کرتی اسکے بازو اور کندھوں سے کھینچ کر اسے اوپر اسکے کمرے میں لے گئی-

ھاد نے کمرے کی دہلیز پر ہی اس سے اپنا آپ چھڑوایا اور غصے سے کمرے میں داخل ہوا- دیوار کے ساتھ پڑا کینڈل سٹینڈ اسنے زمین پہ پٹکا اسکے بعد وہ بیڈ کے سائیڈ ٹیبلوں پہ پڑی چیزیں یکے بعد دیگرے غصے اور جنون کی کیفیت میں نیچے پھینکتا گیا-

ایشال دہلیز پہ کھڑی یہ ہولناک منظر دیکھتی رہی-

آنسو یکے بعد دیگرے دونوں نفوس کی آنکھوں سے ٹوٹ رہے تھے-

جب کمرے میں موجود ساری چیزیں پھینک کر اسنے ریزہ ریزہ کر دی تو وہ اپنا سر ہاتھوں پہ گرائے بیڈ پہ بیٹھ گیا-

ایشال مدھم سانسیں بھرتی اسکے قریب گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گئ-

"ھاد" اسنے اسکے گھٹنوں پہ اپنا نرم ہاتھ رکھتے ہوئے مدھم آواز میں کہا-

"Leave me alone eshaal"

بھاڑی سانس بھرتے ہوئے ھاد نے سختی سے کہا-

ایشال نے نم آنکھوں سے اسکے دھندھلائے وجود کو دیکھا-

"ھاد...." اس نے بے یقینی سے اپنا دوسرا ہاتھ اسکے دوسرے گھٹنے پہ رکھتے ہوئے کہا-

"I said leave me alone!!"

ھاد نے اپنا سر اٹھاتے ہوئے غصے سے چلاتے ہوئے ایشال سے کہا-

"No , I'll not"

ایشال اسکی آنکھوں میں دلیری سے جھانکتے ہوئے بولی-

New Era Magazine

ھاد اس سے کچھ کہنا چاہتا تھا مگر وہ نہیں کہہ سکا تھا وہ اپنا سر واپس اپنے ہاتھوں سے ڈھانپتے رو دیا تھا -

یہ تکلیف کی انتہا ہی تو تھی کہ وہ اسکے سامنے بیٹھا رو رہا تھا- وہ مرد تھا اور وہ ایک عورت کے سامنے رو رہا تھا- اسکا ٹوٹا ہوا وجود اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ ہاں مرد کو بھی درد ہوتا ہے -

ایشال دم سادھے اسے روتے دیکھ رہی تھی-

"ھاد.... تم کیوں رو رہے ہو, پلیز مت رو مجھے تکلیف ہو رہی ہے-" ایشال روتے ہوئے اسکے چہرے سے اسکے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولی-

"تمہارے ناک سے خون بہہ رہا ہے, فرسٹ ایڈ باکس کدھر ہے مجھے بتائو" ایشال کا دیہان اسکے ناک سے بہنے والے خون پر گیا-

ھاد نے اپنی آستین سے اپنا ناک رگڑا-

"نہیں میں ٹھیک ہوں" ھاد نے اسے ٹالا-

" ھاد فرسٹ ایڈ باکس کدھر ہے" ایشال اب بھی اپنی بات دہراتے بولی-

"نیچے ہے.... میں خود ہی کر لونگا" ھاد نے اسے ایک بار پھر ٹالا-

"تم گھر جا کر تیاری کرو پیپر کی.... تمہارا پیپر ہے کل" ھاد اپنے چہرے پہ دونوں ہاتھ

پھیرتا ہوا بولا-

"ھاد کل تمہارا ابھی پیپر ہے-" ایشال اسے یاد دہانی کرواتے ہوئے بولی-

"میں اب چاہ کر بھی تیاری نہیں کر پاؤنگا, تم کر سکتی ہو-" ھاد نے اس سے سنجید گی سے کہا-

"میں نہیں کر سکتی ھاد.... تمہیں اس حالت میں چھوڑ کر تو بلکل بھی نہیں کر پاؤنگی-" ایشال اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے بولی-

اگر کوئی اور لمحہ ہوتا تو ھاد اسکے لہجے میں چھپی محبت کو سیکنڈ کے ہزار ویں حصے میں بھی نوٹ کر لیتا مگر وہ لمحہ ہی تو کوئی اور نہیں تھا-

"ایشال.... تم چاہتی ہو نا کہ میں بہتر محسوس کروں تو بلیو می اگر تم میری وجہ سے مارکس نالے پائی تو مجھے بہت برا محسوس ہوگا, اس لیے پلیز تم جاؤ" ھاد نے اسے لاجواب کر دیا تھا وہ اسے بہتر محسوس کروانا چاہتی تھی اور وہ اسے کسی گلٹ میں بھی نہیں دکھیلنا چاہتی تھی-

"اوکے مگر مجھسے وعدہ کرو کہ اپنا بہت زیادہ خیال رکھوگے اور بہت اچھی تیاری کروگے" ایشال اسکے سامنے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولی-

"وعدہ" ایک گہری سانس بھرتے ہوئے ھاد نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پہ رکھ دیا-

"تم یہ نوٹس لے جائو...."ھادنے کچھ نوٹس اسکے سامنے کیے-

"مگر تم کیسے یاد کروگے پھر؟"ایشال نے اس سے استفسار کیا-

"میں جنید کے گھر چلا جائو نگا"

"نہیں رکو میں اسے کال کر کے یہاں بلا لیتی ہوں."اتنا کہتے ایشال نے اپنے موبائل پہ جنید کا نمبر ملایا-

اسے ھاد کے گھر آنے کا کہہ کر وہ باہر جانے لگی تبھی وہ پلٹی-ھاد اسے ہی دیکھ رہا تھا-

"تمہیں وعدہ یاد ہے نا"اس نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھتے پوچھا-

ھاد نے مسکراتے ہوئے اپنا سر ہاں میں ہلا دیا-

ایشال مسکرا کے باہر چلے گئ-

ایشال کے جانے کے کچھ دیر بعد ہی جنید وہاں آگیا تھا,اسنے کچھ بھی پوچھنے کی زحمت نہیں کی تھی -

وہ بس چپ چاپ اسکے قریب آ کے بیٹھ گیا-

"کتنا یاد کر لیا ہے اور کتنا رہ گیا ہے"جنید اپنی کمر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا-

ھاد نے چونک کر اسکی طرف دیکھا -

"کچھ بھی یاد نہیں کیا"ھاد نے سر جھکاتے ہوئے کہا-

"شاباش میرے چیتے....اس سال توہی ٹاپ کرے گا" ھاد جانتا تھا کہ یہ طنز تھا, وہ مسکرایا تک نہیں تھا-

"کیا تکلیف پڑی تھی تجھے" جنید سنجیدگی سے اسکی طرف دیکھتے بولا-

ھاد خاموشی سے آنسوؤں کا گولہ اپنے اندر دبانے کی کوشش کر رہا تھا-

"کرنا بکواس, کیوں نہیں تیاری کی" جنید اسکا کالر کھینچتے ہوئے بولا-

"میں اب کیا بکواس کروں جب ساری بکواس میرے باپ نے کر دی ہے" ھاد بولا نہیں تھا, چیخا تھا-

جنید ہکا بکا سا رہ گیا -

"یار یہ تو آئے دن کی بات ہے, تو ٹینشن نا لے.....انکی زندگی وہ جانیں تو بس اپنی ممی کے ساتھ مخلص رہ, باقی تیرا باپ جائے بھاڑ میں" جنید کو لگا تھا کہ آج پھر قادر سیال کا نشانہ رقیہ بیگم ہونگی مگر آج انکا نشانہ تو کوئی اور ہی بنا تھا اور جنید اس بات سے لاعلم تھا-

"یار بھاڑ میں ہی تو نہیں جا رہے..... آئے دن ہزاروں لوگ کار ایکسیڈنٹ میں مارے جاتے ہیں, ہزاروں لوگوں کو ہارٹ اٹیک ہوتا ہے, ہزاروں لوگ کینسر کے مریض بن کے مر جاتے ہیں مگر ان ہزاروں لوگوں میں سے ایک قادر سیال کیوں نہیں ہو سکتا !!" ھاد اپنے بال نوچتے ہوئے بول رہا تھا -

"یار تو اپنی ممی کو طلاق دلوا دے نا انہیں راضی کر, آخر کب تک وہ یہ ظلم برداشت کریں گی" جنید نے اپنا مشورہ دیا-

"ماما کی بات نہیں ہے" ھاد کھڑا ہوتے ہوئے اپنے منہ پہ ہاتھ پھیرتے قدرے آہستہ آواز میں بولا-

"تو پھر!" جنید نے نا سمجھی سے اپنے سامنے کھڑے ھاد کو دیکھا-

"ایشال کی ہے" ھاد کو اپنی آواز کھائی میں سے آتی محسوس ہوئی-

"کیا....." جنید آنکھیں سکیڑے اسکے مقابل کھڑا ہوا-

"کیا مطلب ہے ایشال ان سب میں کہاں سے آ گئی" جنید نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے سوال داغا -

"آج ایشال پر پاپا نے غلط اور....انتہائی گھٹیا الزام لگایا"

"کیا مطلب! تو صاف صاف بول نا یار" جنید تنکتے ہوئے بولا, وہ ھاد کی پہیلیوں سے تنگ آ گیا تھا-

"انہیں لگتا ہے کہ میرے اور ایشال کے درمیان وہ سب کچھ ہے جو ان کے اور انکی سو کالڈر کھیلوں کے درمیان ہوتا ہے-" ھاد اپنا لہجہ استوار رکھتے ہوئے ایک ایک لفظ پہ زور دیتا بولا-

"واٹ"its disgusting....

جنید نے عجیب سا چہرہ بناتے ہوئے حیرانی سے کہا-

"yeah it is!"

ھادو واپس اپنے بیڈ پر بیٹھ گیا تھا-

"اسکے سامنے کہا؟"جنید نے کسی خدشے کے زیر اثر پوچھا-

"ہاں"ھادنے دبی دبی آواز میں جواب دیا -

"اسنے کچھ کہا تجھسے, یا اسکے چہرے پہ کوئی ناگواری.... میرا مطلب کہ اسکے تاثرات سے تونے اندازہ لگایا کہ اسے برا لگا"جنید اسکے قریب گھٹنوں کے بل جھکتے ہوئے بیٹھتے بولا-

"نہیں..!اور یہی چیز مجھے guilty محسوس کروا رہی ہے-"ھاد کا چہرہ پریشانی سے اٹا پڑا تھا -

"چل فکر نا کر, کل اس سے بات کر لینا..

سب کچھ واضح کر دینا اور اس سے ایکسیوز بھی کر لینا" جنید نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی بخش لہجے میں کہا۔

حماد نے اپنا سر ہاں میں ہلا دیا۔

"چل اب تیاری کر میرے دوست "....

وہ دونوں نوٹس کھول کر پڑھائی میں مشغول ہو گئے تھے۔

☆☆☆☆☆

(جاری ہے۔)

نوٹ

نمازِ قلب از آیت خان کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine